Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

67

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

فی پرچہ ۱؍

یوم:۔ پنجشنبہ

۲۰ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۲۱ اخاء ۱۳۳۳ ہش ۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۸۱

جنوبی افریقہ کے نسلی امتیاز کے جھگڑے کے تصفیہ کیلئے صلح کنندہ مقرر کیا جائے

اقوام متحدہ کی خاص سیاسی کمیٹی میں پاکستان اور ہندوستان کی تجویز

نیویارک ۲۰ اکتوبر۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے خبر دی ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان نے جنرل اسمبلی کی خاص سیاسی کمیٹی میں یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں پاکستانی اور ہندوستانی نسل کے باشندوں کے ساتھ سلوک کے متعلق جھگڑے کے تصفیہ کے لئے ایک صلح کنندہ مقرر کیا جائے۔ خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے۔ کہ اس بات کا امکان ہے۔ کہ خاص سیاسی کمیٹی اور جنرل اسمبلی یہ تجویز منظور کرلے۔ منظوری کی صورت میں اغلباً جنوبی امریکہ کے کسی باشندے کو صلح کنندہ کے فرائض سپرد کئے جائیں گے۔

غرباء کی تباہ شدہ بستیوں میں بیگم حبیب ابراہیم رحمۃ اللہ کا دورہ

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ گورنر پنجاب کی اہلیہ محترمہ بیگم حبیب ابراہیم رحمۃ اللہ نے آج لاہور میں غرباء کی تباہ شدہ بستیوں کا دورہ کیا۔ وہ پنجاب زنانہ سیلاب امداد کمیٹی کی طرف سے کپڑے تقسیم کرنے کے لئے وہاں گئی تھیں۔ وہ ریلوے سٹیشن کے قریب ٹیگور پارک میں گئیں۔ اور انہوں نے تیس سے زیادہ کنبوں کو نئے اور پرانے کپڑے تقسیم کئے۔ بعد از کوارٹروں کے نزدیک مندر چونی لال پہنچیں۔ یہاں کوئی چالیس کنبوں کو کپڑے۔ جوتے اور آٹا تقسیم کیا گیا۔

لاہور اور امرتسر کے درمیان مسافر ٹرین آئندہ ہفتے کے وسط تک جاری کر دی جائیگی

ٹرین کے اجراء کی قطعی تاریخ کا اعلان ایک دو روز میں نئی دہلی اور لاہور میں کر دیا جائے گا

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ ہندوستان اور پاکستان کے ریلوے کے نمائندوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ لاہور اور امرتسر کے درمیان مسافر ٹرین آئندہ ہفتہ کے وسط تک جاری کردی جائے گی۔ اس امر کا فیصلہ دونوں ملکوں کے ریلوے افسروں کی دو روزہ کانفرنس میں ہوا۔ جو آج لاہور میں ختم ہو گئی۔ اس سلسلہ میں ایک سرکاری اعلان بھی شائع ہوا ہے۔ توقع ہے۔ کہ ایک دو روز کے اندر اندر نئی دہلی اور لاہور سے بیک وقت مسافر ٹرین چلانے کی قطعی تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۱۹ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خراب ہی ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

مصر اسرائیل کے بارے میں جارحانہ ارادے نہیں رکھتا

قاہرہ ۲۰ اکتوبر۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر نے کہا ہے کہ اسرائیل کے بارہ میں مصر کے جارحانہ ارادے نہیں ہیں۔ انہوں نے یہ بیان ایک سوال کے جواب میں دیا۔ کہ نہر سویز کے سمجھوتے سے اسرائیل پر کیا اثر پڑے گا۔ کرنل جمال عبدالناصر نے کہا۔ کہ مصر اپنی فوج میں اضافہ کر رہا ہے۔ کیونکہ اسے سویز کے علاقے میں اپنی فوج رکھنی ہے۔ ادھر اقوام متحدہ میں اسرائیل کے نمائندے نے کہا ہے کہ مصری فوج میں جو اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سے اسرائیل کو تشویش ہے۔ کیونکہ اس طرح فوجی توازن مصر کے حق میں ہو جائے گا۔

اورینٹل کالج کے لیکچرار کو تہران یونیورسٹی کی طرف سے وظیفہ

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ تہران یونیورسٹی نے پنجاب یونیورسٹی کے اورینٹل کالج کے لیکچرار مسٹر عبدالشکور احسن کو جدید فارسی اور ایرانی ادبیات کی تحقیقات کے لئے وظیفہ دیا ہے۔ مسٹر عبدالشکور کل خیبر میل سے روانہ ہو رہے ہیں۔

انڈونیشیا کی طرف سے اینگلو مصری معاہدے کا خیر مقدم

جکارتا ۲۰ اکتوبر۔ انڈونیشیا کے سرکاری حلقوں نے برطانیہ اور مصر کے سمجھوتہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سمجھوتہ عالمی کشیدگی ختم کرنے کے لئے ایک بڑا قدم ہے۔

مشرق وسطیٰ اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک بالآخر اجتماعی سلامتی کی مشترکہ تنظیم میں شامل ہو جائیں گے (وزیر اعظم پاکستان)

واشنگٹن ۲۰ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کہا ہے۔ کہ جارحانہ کارروائیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پاکستان نے اپنا دفاع مضبوط کرنے میں جو کامیابی حاصل کی ہے۔ اس سے مشرق وسطیٰ اور جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اور وہ بھی اجتماعی سلامتی کی تنظیم میں شامل ہو جائیں گے۔ امریکہ کے نیوز ویک میگزین سے ایک انٹرویو کے دوران میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ یہ ملک اجتماعی تنظیم میں شامل ہونے سے پہلے اشتراکیت کے خلاف پاکستان کی تعمیری کوششوں کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ پاکستان نے ترکی سے معاہدہ کر کے اپنے دفاع کو ایک طرف سے مضبوط کر لیا ہے۔ اور منیلا کے معاہدے کی وجہ سے دوسری طرف سے بھی مضبوط ہو جائے گا۔ آپ نے کہا۔ کہ معاہدہ منیلا کی توثیق سے پہلے پاکستان بعض باتوں کی وضاحت چاہتا ہے۔ مسٹر محمد علی نے ہندوستان کے خدشوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان جارحانہ عزائم نہیں رکھتا۔ ہندوستان کو ہماری طرف سے اندیشہ نہ کرنا چاہیئے۔ پاکستان صرف اپنے آپ کو مضبوط بنانا اور جارحانہ کارروائیوں سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان نے کشمیر کے متعلق جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس سے اس معاملہ میں سمجھوتہ کا امکان بالکل نظر نہیں آتا۔

قوم پرستوں کی تحریک دبانے کیلئے فرانسیسی کمک تونس میں

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ کراچی میں تونس کے وفد نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ فرانس نے قوم پرستوں کی تحریک کو دبانے کے لئے فوجی کمک تونس بھیج دی ہے۔ اس کمک میں ہند چینی سے واپس آنے والے سپاہی اور وہ سپاہی شامل ہیں۔ جو مراکش میں تعینات تھے۔ وفد کا کہنا ہے۔ کہ تونس کی حکومت تونس کے قوم پرستوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کے خلاف ہے۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ جن قوم پرستوں سے فرانسیسیوں نے معافی کا وعدہ کیا تھا۔ جب انہوں نے ہتھیار رکھ دیئے۔ تو انہیں ہلاک کر دیا گیا۔

جاگیروں میں بحالیاتی کارروائی

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ پنجاب میں ۳۱ اگست ۱۹۵۴ء تک پندرہ ہزار تین سو چھتر جاگیروں میں بحالیاتی کارروائی پایۂ تکمیل کو پہنچائی گئی۔ اس سلسلہ میں چونتیس لاکھ اٹھاون ہزار تیس ایکڑ اراضی پر دس لاکھ تراسی ہزار دو سو ساٹھ دعاوی داروں کا فیصلہ کیا گیا۔

گودی کے ہڑتالی مزدوروں کو انتباہ

لندن ۲۰ اکتوبر۔ برطانوی حکام نے گودی کے ہڑتالی مزدوروں کو خبردار کیا ہے۔ کہ گودیوں میں کام کرنے کے لئے فوج طلب کرنے کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ ادھر یورپ کے ممالک سے ہوائی جہازوں میں خوراک برطانیہ آنی شروع ہو گئی ہے۔

عبدالرشید، ممدوٹ اور کھوڑو کی لاہور میں آمد

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید اپنی کابینہ کے دو ممبروں میاں جعفر شاہ اور خان محمد فرید خان کے ہمراہ مختصر سے دورے کے لئے آج لاہور پہنچے۔ توقع ہے کہ وہ علاقائی وفاق کے متعلق لاہور میں مسلم لیگ کے ارکان سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ سندھ کے گورنر خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ بھی جو پاک دستوریہ کے رکن ہیں۔ آج بذریعہ ہوائی جہاز لاہور روانہ ہو گئے۔ سندھ کے سابق وزیر اعظم مسٹر کھوڑو بھی اسی ہوائی جہاز پر لاہور پہنچے۔

یورپ کی دفاعی برادری کی بجائے کوئی اور حل تلاش کیا جائے

لندن ۲۰ اکتوبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے کل پارلیمنٹ میں کہا۔ کہ اگر یورپ کی دفاعی برادری کی بجائے جلد ہی کوئی اور حل تلاش نہ کیا گیا۔ تو مغربی ملکوں کے دفاع اور تعاون کا سارا ڈھانچہ منہدم ہو جائے گا۔

چار مغربی وزراء خارجہ کا اجتماع

لندن ۲۰ اکتوبر۔ برطانیہ۔ فرانس۔ امریکہ اور مغربی جرمنی کے وزراء خارجہ مغربی جرمنی کو خود مختاری دینے کے انتظامات طے کرنے کے متعلق آج پیرس میں جمع ہو رہے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے

عن عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیکم بالصّدق فانّ الصّدق یھدی الی البرّ وانّ البرّ یھدی الی الجنۃ ومایزال الرجل یصدق ویتحرّی الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایّاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور فان الفجور یھدی الی النار ومایزال العبد یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذّابًا۔ (جامع ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ تم سچائی کو لازم پکڑو۔ کیونکہ سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ایک آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے۔ اور سچائی کو تلاش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک صدیق قرار پاتا ہے۔ اور تم جھوٹ سے پرہیز کرو۔ کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور گناہ دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔ اور ایک آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا اور اس کی تلاش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک جھوٹا قرار پاتا ہے۔

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب اور احباب جماعت

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب بہت نزدیک آ رہی ہے۔ حسب فیصلہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز:۔ "آمد رکھنے والے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بطور چندہ جلسہ سالانہ ادا کرے۔"

جلسہ سالانہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات (جس کی بڑی وجہ گرانی اشیاء ہے) کے لئے یہ چندہ ناکافی ہوتا ہے۔ کیونکہ احباب اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں کرتے۔ اور جو چندہ ادا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک حصہ یہ ملحوظ نہیں رکھتا۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ سے قبل ادا کر دیا جائے۔ تاکہ جلسہ کے انتظامات میں دقتوں کا سامنا نہ ہو۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ تمام آدمی اگر اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا تو کر دیں۔ لیکن اس آمد سے جلسہ کے اخراجات پورے نہ ہوں۔

چاہیئے۔ کہ کوئی آمد رکھنے والا احمدی ایسا نہ ہو۔ جو نہ صرف پوری شرح کے مطابق بلکہ انعقاد جلسہ سے قبل چندہ ادا نہ کر دے۔

علاوہ روحانی امتیازات کے ہمارے جلسہ کو ایک یہ امتیاز بھی حاصل ہے۔ کہ پینتیس چالیس ہزار کے مجمع کے لئے متواتر کئی دن تک مرکز کی طرف سے کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ جلسے تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ جن کا انتظام برسر اقتدار پارٹیاں کرتی ہیں۔ لیکن کھانے کا انتظام وہ لوگ بھی نہیں کر سکتے۔ ایسے بابرکت اور عدیم المثال جلسہ کے لئے عدیم المثال قربانی کی ضرورت ہے۔ لہٰذا پریذیڈنٹ صاحبان و سکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے متعلق اپنی سعی کو تیز تر فرماویں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

قائدین مجالس صوبہ سرحد متوجہ ہوں

صوبہ سرحد کا صوبہ وار تقریری مقابلہ مورخہ ۱۲/۱۱/۵۴ بوقت ۹ بجے صبح بمقام پشاور چھاؤنی مسجد سول کوارٹرز کوئٹ روڈ پر انشاء اللہ ہوگا۔ لہٰذا قائدین حصہ لینے والے خدام کو وقت مقررہ پر بھجوا دیویں۔ معیار اور عنوان وہی ہوں گے جو مورخہ ۵/۱۰/۵۴ کے الفضل میں مرکز کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ (عبد الستار خادم نائب صدر خدام الاحمدیہ صوبہ سرحد)

ولادت

(۱) مرزا سمیع احمد صاحب ظفر کارکن نظارت امور عامہ ربوہ کے ہاں مورخہ ۹ اکتوبر ۵۴ء بروز سنیچر کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا منیر احمد خادم لاہور۔ (۲) خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب آف کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسری بچی مورخہ ۱۸ اخاء کو عطا فرمائی ہے۔ احباب نومولودہ کے نیک۔ صالحہ اور خادمہ دین ہونے اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (۳) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۳/۹/۵۴ بروز سوموار بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے عمر دراز عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور دین کی خدمت کرنے کا موقعہ دے۔ (محمد ابراہیم ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان قوی ہونے سے اعمال میں بھی قوت آتی ہے

"اگرچہ میں جانتا ہوں۔ کہ اعمال کی توفیق رفتہ رفتہ ملتی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جب تک ایمان قوی نہ ہو۔ کچھ نہیں ہوتا۔ جس قدر ایمان قوی ہوتا ہے۔ اسی قدر اعمال میں بھی قوت آتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر یہ قوت ایمانی پورے طور پر نشوونما پا جاوے۔ تو پھر ایسا مومن شہید کے مقام پر ہوتا ہے کیونکہ کوئی امر اس کے سدّ راہ نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنی عزیز جان تک دینے میں بھی تامل اور دریغ نہ کرے گا۔" (ملفوظات)

السابقون الاولون کی انیس سالہ فہرست اور بقایادار

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے انیس سالہ فہرست ۷۵% ہو چکی ہے۔ صرف قریبًا ۱/۴ حصہ بننے والا ہے۔ جو فہرست تیار ہوئی ہے۔ اس میں بعض احباب کا بقایا بھی ہے۔ بقایا داران کو دفتر سے اطلاع دی جاتی ہے۔ مگر ایک حصہ بقایا داران کا ایسا بھی ہے۔ باوجودیکہ ان کو بقایا کی اطلاع دیئے ہوئے ایک ماہ سے بھی زیادہ عرصہ گذر گیا ہے۔ ان کی طرف سے نہ رقم ملی ہے۔ اور نہ جواب۔ اور یہ بات تو واضح ہی ہے۔ کہ فہرست میں نام تو تحریک جدید میں متواتر دیتے رہنے والوں کا ہی آتا ہے۔ جو باوجود دفتر کی اطلاع کے نہ بقایا ادا کریں۔ اور نہ جواب دیں۔ ظاہر ہے کہ ان کا نام خود بخود اس تاریخی یادگار سے نکل جائے گا۔ ساتھ ہی اس کے یہ بھی ہے۔ کہ بعض احباب بقایا کی اطلاع ملنے ہی یا تو مرکزی رسید کا حوالہ دیتے ہیں۔ کہ ادا کر چکے ہیں۔ یا بعض ادا کرنے کے بارہ میں اطلاع دیتے ہیں۔ تا رجسٹر میں نوٹ ہو جائے۔ اور ان کا نام فہرست میں رہے۔ پس تحریک جدید کے بقایادار ان کو اپنے بقایا کے بارہ میں فوری توجہ کر کے "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" سے فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ تا ان کا نام فہرست انیس سالہ میں آجائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم بابو نور احمد صاحب چغتائی ساکن ربوہ کا انتقال ہو چکا ہے۔ مرحوم کے نام پر ایک قطعہ اراضی (دس مرلہ) واقع محلہ دار الرحمت (س) ربوہ الاٹ شدہ ہے۔ مرحوم کی بیوہ اور لڑکی کا بیان ہے۔ کہ مرحوم نے دراصل یہ اراضی اپنی بہو (اہلیہ مولوی رشید احمد صاحب چغتائی) کے روپے سے خریدی تھی۔ اب مرحوم کی بہو مذکورہ نے درخواست دی ہے۔ کہ یہ اراضی میرے خاوند مذکور کو دے دی جائے۔ سو اگر کسی صاحب کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو پندرہ یوم تک اطلاع دے دیں۔ ورنہ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ (قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

(۱) محمد صادق صاحب ولد کرم الدین صاحب ساکن ڈینگروٹ کوٹلی ضلع جموں جو گذشتہ دنوں ماری پور ایر فورس سٹیشن کراچی میں رہائش رکھتے تھے۔ کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنے پتہ سے فورًا اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

(۲) راجہ عطاء اللہ خان صاحب سابق سکرٹری مال جماعت احمدیہ ماڑی پور ریاست کشمیر جو سنہ ۱۹۵۲ء میں حکیم فتح محمد شاہ صاحب راولپنڈی کے پاس مقیم تھے۔ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرماویں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرماویں۔ (ناظر بیت المال)

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۲/۱۰/۵۴ کو میرے دادا سید محمد علی شاہ صاحب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ گاؤں میں اور کوئی احمدی موجود نہ تھا۔ احباب نماز جنازہ غائب ادا فرمائیں۔ اور دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار رشید احمد شاہ موضع پنڈوری ڈاک خانہ بنگیال ضلع جہلم۔

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۴ء

68

خدمت خلق

گزشتہ سیلابوں کی وجہ سے جو آفت پاک پنجاب میں آئی ہے۔ اس کے آثار ابھی تک باقی ہیں۔ پانی کی افراط نے جو نقصانات کئے ہیں۔ ابھی تک ان کی تلافی نہیں ہوسکی۔ خود لاہور کی ابھی یہ حالت ہے کہ بارش کی وجہ سے غربا کے مکانات جن کو جھونپڑیاں کہنا مناسب تر ہے گرنے کی وجہ سے جو سینکڑوں خاندان بے خانماں ہو گئے تھے ابھی تک ان کی اکثریت کو سر چھپانے کیلئے جگہ دستیاب نہیں ہوسکی۔

اس ضمن میں خدام الاحمدیہ لاہور نے جس منظم اور خداکارانہ طریقہ سے مدد کا بیڑا اٹھایا اس سے متاثر ہو کر ربوہ سے یکصد خدام احمدیہ کا ایک وفد جن میں ستر ماہر معار بھی تھے امداد کے لئے آ پہنچا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام الاحمدیہ ربوہ کے قائد کو ایسا وفد بھیجنے کے لئے آمادہ فرمایا خدا کے فضل سے اس وفد اور خدام الاحمدیہ لاہور کا متحدہ کام اتنا کامیاب ہوا ہے کہ نہ صرف حکومت کے حکام نے جن کے ساتھ تعاون کرکے خدام نے یہ کام سرانجام دیا خوش ہوئے بلکہ جن جن مقامات پر خدمت خلق کا یہ فریضہ سرانجام دیا گیا۔ وہاں کے عوام نے انہیں خراج تحسین ادا کیا۔ اور غربا نے جن کے گرے ہوئے مکانات تعمیر کر کے انہیں از سرنو آباد کیا گیا۔ انہوں نے دل سے دعائیں دیں۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے ÷

خدام الاحمدیہ نے تین چار دن کے قلیل عرصہ میں ۷۲ خاندانوں کو آباد کر دیا ہے۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہوا خدمت خلق خاصکر ایسی مصیبت میں غریبوں اور ناداروں کی امداد کرنا ایک ایسا انسانی فرض ہے کہ جس کی اہمیت پر زور دینے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر خدام نے یہ تھوڑی سی خدمت خلق کی ہے۔ تو انہوں نے اپنا یہی انسانی فرض ادا کیا ہے۔ اس کا اجر ان کو اللہ تعالےٰ ہی دے سکتا ہے۔ اور ہمیں اس بات کی مسرت بھی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے یہ خدمت بے غرضانہ ادا کی ہے۔ انہیں کسی نمائش کی خواہش نے اس پر آمادہ نہیں کیا۔ بلکہ محض انسانی ہمدردی ہی نے انہیں اکسایا ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ جن غربا کی انہوں نے مدد کی ہے۔ نہ وہ انہیں پہلے جانتے تھے اور نہ اس کے بعد وہ ان سے کسی قسم کا بدلہ چاہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں اس لئے اسے انتخابات بھی نہیں لڑنے لہذا انہوں نے خالص انسانی ہمدردی سے متاثر ہو کر اپنا فرض ادا کیا ہے۔

لاہور کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی خدام الاحمدیہ نے کافی فرض شناسی سے کام لیا ہے۔ اور جیسا کہ رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ تقریباً ہر سیلاب زدہ مقام پر انہوں نے اپنی بساط بھر مدد کی ہے۔ مگر خدام کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو کام انہوں نے سرانجام دیا ہے۔ یہ اس مصیبت کے مقابلہ میں ابھی بہت تھوڑا ہے۔ جو سیلاب کی وجہ سے ہمارے غریب بھائیوں پر آئی ہے۔ ابھی لاہور ہی میں بہت سے مقامات ہیں۔ جہاں ان کی بے غرض خدمات کی ازحد ضرورت ہے۔ اس لئے ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنا کام اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک ان نقصانات کی تلافی نہ ہو جائے۔ جو سیلاب کی وجہ سے غریبوں کو ہوئے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے نوجوانوں کو بیش از بیش خدمت خلق کی توفیق عطا کرے آمین

دام سیاسیات

پاکستان دستوریہ توڑنے اور نہ توڑنے کے لئے جو جنگ زرگری ہو رہی ہے۔ اس میں اکثر لوگوں نے مودودی صاحب کی جماعت اسلامی پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ اس نے مسٹر فضل الرحمٰن وغیرہ سے سازباز کر لی ہے۔ الزام لگانے والوں کا کہنا ہے کہ جماعت اسلامی پہلے تو دستوریہ توڑنے کے لئے طوفان خیز مظاہرے کرتی رہی ہے۔ مگر اب یکدم اس نے اپنی رائے بدل لی ہے۔ اور دستوریہ کو قائم رکھنے کے حق میں ہو گئی ہے۔ نیز وہ مجوزہ دستور کو اسلامی بھی کہتی ہے۔ اور غیر اسلامی بھی۔ مگر اس پر مصر ہے کہ جیسا بھی ہے یہ اسلامی ہی ہے۔ اس لئے اسی کو نافذ ہونا چاہیئے واللہ اعلم

ہم نہیں کہہ سکتے کہ جماعت اسلامی پر یہ الزام کس حد تک صحیح یا غلط ہے۔ مگر جب ہم جماعت اسلامی کی تاریخ کو دیکھتے ہیں۔ تو یہ الزام کچھ درست ہی معلوم ہوتا ہے ایک بات کو ابھی صحیح کہہ رہی تھی۔ تو یکدم ایسا پلٹا کھاتی ہے۔ کہ وہی بات اس کی نظر میں غلط ہو کر رہ جاتی ہے۔

ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ جماعت اسلامی کے اکابر امریکی امداد کے حق میں بیان پر بیان دے رہے تھے۔ مگر اندر پردہ کچھ ایسے حالات ہو گئے کہ جماعت نے یکدم امریکی امداد کی ہجو کرنا شروع کر دی۔ جب پاکستان نہیں بنا تھا تو یہ جنت الحمقاء تھا۔ اور محض ایک لادینی سٹیٹ تھا۔ اور پاکستان کے لئے جدوجہد ایک غیر اسلامی فعل تھا۔ یہاں تک کہ جو انتخابات اس کے لئے لڑے گئے اس میں مسلم لیگ کے ساتھ ملکر ووٹ دینا بھی حرام تھا۔ مگر جب وہ بن گیا۔ تو چونکہ یہ اسلام کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے جماعتی اسلام کے مطابق یہاں قانون بنانا ضروری ہو گیا ہے۔ کشمیر کی لڑائی لڑنا جہاد نہیں مگر چند ہی دنوں کے بعد جہاد بن گی۔ انتخابات میں حصہ لینا غلط بھی ہے اور صحیح بھی۔ اسی طرح آپ کئی مسائل شمار کر سکتے ہیں۔ جن میں جماعت دم بدم متضاد موقف اختیار کرتی چلی آئی ہے۔ یہاں تک کہ اس جماعت کی تصریحات کے مطابق اسلام سراسر ایک سیاسی نظریہ ہے۔ مگر بھارت میں جماعت اسلامی سیاسیات میں کوئی حصہ نہیں لیتی۔ پھر جماعت نہ صرف اپنا موقف ہی فوراً

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام

وہ باتیں کرینگے سرِ طُور ہم سے

(ناصر آباد میں لکھی گئی)

ہے تاروں کی دُنیا بہت دُور ہم سے
ہم اُن سے ہیں اور وہ ہیں مہجور ہم سے

خدا جانے ان کو ہے آزادی حاصل
کہ ہیں وہ بھی معذور و مجبور ہم سے

زمانہ کو حاصل ہو نُورِ نبوّت
جو سیکھے قوانین و دستور ہم سے

خدا جانے دونوں میں کیا رس بھرا ہے
ہم ان سے ہیں اور وہ ہیں مخمور ہم سے

ہم اُن سے نگاہیں لڑائیں گے یہیں
وہ باتیں کریں گے سرِ طُور ہم سے

اِدھر ہم بضد ہیں اُدھر دل بضد ہے
ہم اس سے ہیں اور وہ ہے مجبور ہم سے

رقیبوں سے بھی چھیڑ جاری رہے گی۔
تعلق رہے گا بدستور ہم سے۔

دلِ دوستاں کو نہ توڑیں گے ہرگز
نہ ٹوٹیگا ہرگز یہ بلّور ہم سے

دھرا ہم پہ بارِ شریعت تو پھر کیوں
فرشتوں پہ ظاہر ہو مستور ہم سے

مبارک ہو یہ ڈاروِن کو ہی رشتہ
قرابت نہیں رکھتے لنگو ہم سے

جنگ کے متعلق اسلام کی بے نظیر تعلیم

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر

مخالفین اسلام صداقت اسلام کے متعلق دلائل و بینات کی تاب نہ لاکر کہتے ہیں۔ کہ اسلام دلائل و براہین سے نہیں بلکہ تلوار سے پھیلا ہے۔ اگرچہ یہ ایک بیہودہ بات ہے اور ہر عقل رکھنے والا انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ تلوار چلانے کے لئے انسانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ابتداء میں اسلام کے لئے تلوار چلانے والے کہاں سے آئے تھے۔ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تن تنہا کھڑے ہوئے۔ اور تمام لوگ آپ کے شدید مخالف تھے۔ جس طرح پہلے تلوار چلانے والے صداقت اسلام کے قائل ہو گئے۔ اور انہوں نے سب کچھ خدا تعالیٰ کے راستہ میں قربان کر دیا۔ نہ اپنی جانوں کی پرواکی۔ نہ مال و دولت اور بیوی بچوں کی۔ اسی طرح اسلام دوسرے دلوں میں بھی گھر کر گیا۔ پھر قرآن مجید سے ثابت ہے کہ اسلام مذہب پھیلانے کی خاطر تلوار چلانے کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی (سورہ بقرہ ع ۳۴) کہ دین کے بارے میں جبر کی اجازت نہیں۔ کیونکہ ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے۔ پھر فرمایا قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین (بقرہ ع ۲۴) کہ صرف ان لوگوں سے لڑائی کی اجازت ہے۔ جو تم سے لڑائی کریں۔ کسی پر قطعاً زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں لا تکرھوا احدا علی الدخول فی دین الاسلام فانہ واضح جلی دلائلہ براہینہ لا یحتاج ان یکرہ احد علی الدخول فیہ (ابن کثیر)

یعنے کسی کو جبراً اسلام میں داخل نہ کیا جائے۔ کیونکہ اسلام کی صداقت کے دلائل و براہین نہایت واضح اور روشن ہیں۔ لہٰذا اسلام اس امر کا محتاج نہیں۔ کہ لوگوں کو جبراً اس میں داخل کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر (کہ جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کر دے۔ ہر ایک خود مختار ہے) کے مطابق اہل مکہ کو لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا فانتم الطلقاء کا پیغام سنایا۔ جس نے ان کے دلوں کو موہ لیا۔ اور قریباً سب کے سب نے برضاء و رغبت اسلام قبول کر لیا۔ اگر مخالفین اسلام اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹی کھول کر غور کرتے تو صرف اس ایک عظیم الشان واقعہ سے انہیں علم ہو جاتا۔ کہ اسلام کسی کو بالاکراہ مسلمان بنانے کی بجائے برضاء و رغبت ایمان لانے کو پسند کرتا ہے۔ چنانچہ سر ولیم میور لکھتے ہیں۔

"گو شہر مکہ نے بطوع و رغبت آنحضرت کی عظمت کو تسلیم کر لیا۔ مگر تو بھی تمام باشندوں نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا شاید یہ منشاء ہو گا کہ اہل مکہ کو مدینہ کے طور پر چھوڑ دیا جائے کہ رفتہ رفتہ رو بخود بلا جبر و اکراہ و اجبار اسلام میں داخل ہوتے جائیں گے۔"

(لائف آف محمد از سر ولیم میور جلد ۴ ص ۱۳۱)

اسلام نے مقصد جنگ نہایت پاک قرار دیا ہے۔ مخالفین اسلام میں سے کوئی بھی قرآن مجید اور حدیث سے یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ اسلام نے جنگ کا مقصد دنیا کا مال و دولت یا اکراہاً لوگوں کو اسلام میں داخل کرنا قرار دیا ہے۔ بلکہ دنیا سے اکراہ و اجبار کو دور کرنا اور کمزوروں کی حفاظت اور ظالموں کے ظلم کو دور کرنا قرار دیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنھم کہ تم دوسروں کا مالی و دولت جاہ و حشمت دیکھ کر اس کو حاصل کرنے کی خواہش نہ کرو۔ کیونکہ یہ تو صرف بطور آزمائش ان کو دیا گیا ہے۔ جو اللہ تو نے اپنے فضل سے تمہیں دیا ہے۔ وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

پھر فرمایا لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا کہ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ساتھ اس لئے دفع کرتا ہے۔ تا معابد اور مساجد کو ظالم لوگ نہ گرا دیں۔ کیونکہ وہ اللہ کا نام لینے کیلئے مخصوص تھیں۔ پس اسلام نے جنگ کا پہلا مقصد یہ قرار دیا ہے۔ کہ عبادت گاہوں کو ظالموں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھا جائے۔

پھر فرمایا ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لفسدت الارض ولکن اللہ ذو فضل علی العالمین (بقرہ ع ۳۳) کہ اگر اللہ ظالموں کا ہاتھ روکنے کے لئے بعض کو بعض سے دور نہ کرتا تو زمین فساد سے بھر جاتی لیکن اللہ تعالیٰ چونکہ اپنے بندوں پر فضل کرنے والا ہے۔ اس لئے اس نے جنگ کی اجازت دی ہے۔ اس میں دوسرا مقصد جنگ کا دنیا سے فساد دور کرنا قرار دیا گیا ہے۔

فرمایا اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ (سورہ حج ع ۲۲) کہ مومنوں کو لڑائی کی اجازت اس لئے دی گئی ہے۔ کہ ان کو انتہائی مظالم کا تختہ مشق بنایا گیا۔ اور انہیں ان کے گھروں سے صرف اس لئے نکالا گیا۔ کہ انہوں نے یہ کہا ربنا اللہ۔ ہمارا رب صرف اللہ ہے۔ یہ تیسرا مقصد جنگ کا ظالموں کے ظلم کا انسداد اسلام نے قرار دیا ہے۔

فرمایا وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظالمین (بقرہ ع ۲۴) تم کافروں سے جنگ کرو حتیٰ کہ فتنہ باقی نہ رہے۔ اور دین اور مذہب کو اختیار کرنا اللہ کی خاطر ہو جائے۔ یعنی اکراہ و جبر باقی نہ رہے۔ پس اگر وہ رک جائیں تو کسی پر زیادتی نہ کی جائے۔ ہاں جو ظالم ہیں انہیں ان کے ظلم کی سزا دی جائے۔

چوتھا مقصد جنگ کا اسلام نے یہ قرار دیا ہے۔ کہ مذہبی آزادی قائم کی جائے۔ ان مقاصد کے سوا اسلام کوئی ایسی بات بیان نہیں کرتا۔ جس سے یہ ثابت ہو کہ اسلام مذہب پھیلانے کی خاطر جنگ جائز قرار دیتا ہے۔ چونکہ یہ وجوہ پیدا ہو گئے تھے۔ اس لئے اسلام کو جنگیں لڑنا پڑیں۔ اگر کفار یہ وجوہ پیدا نہ کر دیتے۔ اور صلح و آشتی کے ساتھ رہتے۔ تو ہرگز جنگیں نہ ہوتیں۔

پس ناگزیر حالات میں جنگ کرنے کی اجازت دینے کے باوجود اسلام نے صلح اور امن کی تلقین کی ہے چنانچہ فرمایا۔

(۱) وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ ذالک بانھم قوم لا یعلمون (توبہ ع ۱) اگر مشرکوں میں سے کوئی امن مانگے تو اسے امن دو۔ تا وہ اللہ کا کلام سن سکے۔ پھر اس کے امن کی جگہ میں اسے پہنچا دو۔

(۲) وان جنحوا للسلم فاجنح لھا اگر مخالفین صلح کے لئے جھکیں۔ تو تم بھی اس طرف مائل ہو جاؤ۔ یہ نہ کہو کہ اب ہمیں فتح ہونے والی ہے اس لئے ہم فتح کر کے ہی چھوڑیں گے۔ بلکہ جب بھی مد مقابل اس طرف متوجہ ہو۔ تم بھی اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ

جنگ کے متعلق بھی اسلام نے نہایت ہی اہم ہدایات دی ہیں چنانچہ فرمایا۔

(۱) لا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی (سورہ ۵ ع ۲)

کسی قوم کی دشمنی کی وجہ سے اس سے بے انصافی نہ کرو۔ تمہیں ہر حال میں عدل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ عدل تقوے کے بہت قریب ہے۔

(۲) فان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ اگر تم سزا دو تو جتنی تمہیں تکلیف پہونچی ہے۔ اسی قدر دی جائے

(۳) فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم۔ جو تم پر زیادتی کرے۔ تم اسی قدر اس کی سزا دو۔ زیادتی نہ کی جائے۔ پھر اسلام نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ اگر کسی سے عہد کرو۔ تو ہرگز ہرگز عہد شکنی نہ کی جائے۔ فرمایا

الا الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئا ولم یظاھروا علیکم احدا فاتموا الیھم عھدھم الی مدتھم ان اللہ یحب المتقین (توبہ) جن لوگوں نے خود عہد شکنی نہیں کی۔ اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی ہے۔ تم ان کے عہد کو پورا کرو۔ کیونکہ متقیوں اسی میں ہے

حدیث شریف میں ہے۔ من قتل معاھدا لم یرح رائحۃ الجنۃ یعنی کسی معاہد کو قتل نہ کرو۔ جو شخص معاہد کو قتل کر دیتا ہے۔ وہ جنت کی خوشبو تک بھی نہیں سونگھ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے وقت جب ابو جندل پابہ زنجیر وہاں پہونچے۔ اور انہوں نے اپنی تکلیف کا اظہار کیا۔ تو حضور نے درد بھرے الفاظ میں فرمایا یا ابا جندل اصبر واحتسب فانا لا نغدر ان اللہ جاعل لک فرجا و مخرجا (فتح الباری جلد ۵) کہ اے ابو جندل صبر کر اور خدا تعالیٰ سے ثواب کا امیدوار رہ۔ کیونکہ ہم عہد شکنی نہیں کیا کرتے۔ اللہ خود آپ کے لئے کشائش پیدا کر دے گا۔

حضور نے یہ الفاظ کسی ڈر کی بنا پر نہیں کہے تھے۔ کیونکہ آپ کے ساتھ کئی ہزار جانباز موجود تھے۔ جو آپ کے اشارہ پر کٹ مرنے کو تیار تھے۔ صرف عہد کی پابندی کی خاطر حضور نے یہ فرمایا۔ اور صلح حدیبیہ کا یہ واقعہ ہی مخالفین اسلام کے اعتراضات کا قلع قمع کرنے کے لئے کافی ہے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا منشاء صرف جبراً لوگوں کو مسلمان بنانا ہوتا۔ تو ایسے وقت باوجود ساز و سامان کے کیوں

(باقی دیکھیں ص ۶ پر)

عزیز عبد الحمید خان غزنوی مرحوم

از مکرم و محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

ہوائی جہاز کے حادثہ فاجعہ میں بہتر چترال کے ساتھ فلائینگ افسر غزنوی کی مرگ ناگہانی کا ذکر بھی تھا۔ جو ریڈیو پر پھر اخبارات میں نشر ہوا۔ مگر میں اسوقت یہ نہ جان سکا کہ غزنوی ہمارا عزیز نوجوان عبد الحمید خاں ہے جو مجھ سے بہت مانوس تھا۔ اور دارالامان میں اکثر میرے پاس آیا کرتا اور مجھ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کے واقعات اور بعض دینی مسائل کی توضیحات سُنکر مسرّت رُوحانی حاصل کیا کرتا میں نے اسے شریف و دیندار۔ اور مخلص و نیازمندِ امام کامگار پایا۔ اس کے ساتھ عموماً خاندان مسیح موعود کا کوئی صاحبزادہ بھی ہوتا جس سے اُس کے میل جول اور قلبی رجحانات اور نیک ماحول کا ثبوت ملتا تھا۔ عشاء کی نماز مسجد مبارک میں ادا کر کے گھر لوٹتا ہُوا رستے میں مجھے بعض اوقات سلام و دُعا کیلئے کہتا اور فوراً گھر چلا جاتا اور بتاتا کہ والد صاحب ذرا سی دیر بھی عشاء کے بعد پسند نہیں کرتے ایک روز امتحان کے لیے جاتے ہوئے میرے پاس آیا بہت خوش خوش میں نے کہا کیا بات ہے۔ طالب علم تو اس موقعہ پر متفکر ہوتے ہیں۔ کہنے لگا حضرت اماں جان (ام المومنین رضی) نے مجھے ہولڈر عنایت فرمایا ہے (یا اسے برکت دی ہے) ان کی دُعا سے انشاء اللہ پرچے اچھے ہو جائینگے۔ فکر کی بات نہیں۔

۱۹۴۷ء میں جب ہم قادیان سے مجبور ہوئے تو وُہ بھی تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہوا۔ اور مجھے ملنے کے لیے آیا بچشم پُر آب مگر زبان سے یہی کہا حضور (خلیفۃ المسیح) اور حضرت اماں جان (ام المومنین) اور دیگر بزرگوں کی زیارت یہاں بھی نصیب ہو رہی ہے۔ الحمدللہ

میں اِس عزیز کے والد اور نانا مغفور مرحوم کا بھی کچھ ذکر کرنا چاہتا ہوں تا معلوم ہو کہ یہ کن کے دل کا سرور۔ آنکھوں کا نُور۔ لخت جگر تھا۔

میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پُر انوار پر بلا ناغہ روزانہ دُعا کے لیے حاضر ہوا کرتا تھا۔

ایک دن میں حسب معمول آنکھیں بند کیئے حضور پُر نور کے مقاصد عالیہ بعثت کی تکمیل اور اپنے حق میں حسنات دُنیا و آخرت کی تحصیل کے واسطے دُعا کر رہا تھا کہ نہایت سُریلی و وجد انگیز آواز میں کوئی یہ شعر پڑھتا ہُوا حریم قدس میں داخل ہوا۔

آں مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند
لُطف کردی کہ ازیں خاک نمایاں کردی

مَیں نے آنکھیں کھول مڑ کر دیکھا ایک اجنبی ہے خستہ پوش جوان۔ پوچھا آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے دُور دراز کا سفر طے کر کے آئے ہیں مگر ان پر عجیب کیفیت طاری تھی کچھ جواب نہ دیا۔ البتہ ایک شعر پڑھا

اے محبّت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم بر رہِ یار تو آساں کردی

باہر نکلے تو رستے میں پھر ملاقات ہوئی وضع قطع اور لہجہ سے کابلی سمجھ کر فارسی میں ان سے گفتگو ہوئی یہ نیک محمد خاں تھا۔

ہمارے نوجوانی میں داغ مفارقت دینے والے عزیز کا باپ جس نے آتے ہی اپنی مخلصانہ خدمات سے جلدتر اہلِ بیت سیدنا مسیح موعودؑ کی توجہات خصوصی حاصل کر لیں۔ صاحبزادگان کی خدمت کا بہت موقعہ ملا۔ اپنی دیانت و امانت اور محنت کی عادت کی وجہ سے کچھ عرصہ سندھ کی زمینوں کی نگہداشت بھی ان کے سپرد رہی اور کارخانوں کی نگرانی بھی سیّدہ اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے میاں عبد اللہ صاحب رضی اللہ عنہ مہاجر کی لڑکی جو بوجہ یتیم ان کی زیر تربیت تھی نکاح کر دیا۔ یہ ازدواج نہایت بابرکت ثابت ہوا۔ نیک محمد خاں کو پل کے پاس چوراہے پر زمین مل گئی۔ اور اس پر انہوں نے ایک پختہ مکان بنالیا۔ اولاد نیک نہاد بھی اللہ نے دی۔ جن میں سے ایک یہ شہید تھا۔ جو زمانہ طالبعلمی میں میرے پاس بیٹھا کاغذ پر ہوائی جہاز کی تصویریں بنایا کرتا اور اخبار میں کوئی مضمون اس بارے میں ہوتا تو بڑے شوق سے پڑھتا۔ اور میں اُسے کہتا تم سائنس کا مضمون لو۔ غالباً ہوا باز بنوگے

اس کے نانا کا ذکر آیا ہے تو یہ بھی بتا دوں کہ ۱۹۰۷ء میں مجھے محترم حافظ روشن علی صاحب رضی کے بڑے بھائی پیر برکت علی صاحب رضی مرحوم اپنے موضع رتئل لے گئے کہ وہاں نوشاہیوں کا میلہ (عرس) ہے۔ جس کی گدی وُہ چھوڑ چکے تھے۔ اور اب جلسہ احمدؐ یہ کرینگے۔ میں بیمار سفر کے قابل نہ تھا مگر ان کے اصرار سے وہاں بہ امداد پیر امام الدین صاحب پہنچا محترم حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی (رضی اللہ عنہ) پا پیادہ اپنے بھائی دھیر کی والے کے ساتھ ۲۵-۲۶ میل سفر طے کر کے پہنچے جمعہ کا خطبہ مجھ سے سُنا گیا جس میں حسب موقعہ شرک کی تردید تھی۔ اور خُدا کی طرف سے قائم ہونے والے مرکزِ توحید کا مذکور اور دارالامان قادیان میں ہجرت کر جانے کی ترغیب و تاکید تھی۔ میاں عبد اللہ صاحب مونگ رسول (ضلع گجرات) کے رہنے والے نماز کے بعد پکار اُٹھے کہ میں اب مونگ نہیں ٹھہرونگا۔ اور قادیان پہنچوں گا۔ چنانچہ جب میں واپس پہنچا تو ان کو وہاں موجود پایا۔ دودھ کی دُکان کر رہے تھے۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ خریدار کو دودھ دے رہے تھے اور چوک میں سیدنا مسیح موعودؑ سیر کے لیے تشریف لائے تو آپ نے پیمانہ جو ابھی آدھا بھرا تھا۔ وہیں چھوڑ کر چل دئے۔ مَیں نے کہا سامان تو سنبھا لتے جاؤ کہنے لگے اللہ مالک و حافظ ہے جس غرض کے لیے آئے ہیں وُہ مقدم ہے یہ موقعہ پھر کہاں۔ اس وقت دیانت و امانت کا یہ حال تھا کہ خریدار پیسے چٹائی پر رکھتے جاتے اور خود ہی مناسب مقدار میں دودھ کڑاہی سے نکال لیتے رہے۔ ایک روز سیر سے واپس آتے ہوئے میاں عبد اللہ صاحب نے پل کے پاس جانب جنوب اشارہ کرتے ہوئے عرض کیا۔ حضور! اگر اجازت ہو تو یہاں کچھ بھرتی ڈال کر ایک جھونپڑا بنالوں۔ فرمایا میر صاحب سے ذکر کر کے بنا لو۔ چنانچہ وہاں میاں عبد اللہ نے خود اکیلے ہی ایک کوٹھا بنالیا۔ اور ڈھاب سے مٹی لے کر صحن بھی کشادہ کر لیا۔ یہ جگہ بعد میں رحمٰن غلام یٰسین و غلام محمد صاحبان مرحومین نے خرید کر اپنے مکان بنائے اور موصوف نے کچے تالاب کے پاس سڑک کے مشرقی حصے میں ایک کشادہ مکان بنالیا۔ (۳) جب حضرت خلیفہ اوّل مسیح موعودؑ واصل بحق ہوئے اور صبح مسجد نُور میں تقریریں ہونے لگیں اور اس کے بعد لوگ مسجد نُور سے نکلے تو میاں عبد اللہ صاحب نے مجھے بازو سے پکڑ کر کہا یہ کیا ہو رہا ہے اور بیعت میں کیوں توقف ہے میں نے کہا فیصلہ ہو رہا ہے۔ . . . . تو مجھے شمالی جانب مسجد نور کے سامنے پر کھڑے انگلی سے مغرب اور مشرق کیطرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ دیکھئے فیصلہ تو ہو چکا ہے مولوی محمد علی صاحب اکیلے اپنے مکان کیطرف جا رہے تھے اور دوسری طرف ایک جم غفیر ہو نیوالے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا میاں عبد اللہ جلد فوت ہوگئے۔ تو اُن کی بچیاں حضرت اُم المومنین رضی کی تربیت میں آئیں۔ اور انہی میں سے جوانمرگ حمید کی والدہ پروان چڑھی اور بچپن کا بہت سا حصہ عبد الحمید نے اسی خاندان مبارک میں گذارا۔

اللہ تعالےٰ اس کے مغموم والدین کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

اکمل عفا اللہ عنہ

۱۸ اکتوبر

سیلاب کے پیش نظر
احباب جماعت احمدیہ کیلئے ضروری ہدایات

ماہ ستمبر کے آخری عشرہ میں جو خطرناک سیلاب پنجاب کے دریاؤں میں طغیانی کی وجہ سے آیا۔ اور جس نے پنجاب کے ایک دو ضلعوں کو چھوڑ کر باقی سب صوبہ بھر میں تباہی مچائی۔ اور بیشمار جانوں کا اتلاف ہوا۔ اور مخلوقِ خُدا نے بڑی تکلیف سے یہ دن کاٹے۔ اور ایک بڑی تعداد میں لوگ بے گھر اور بے خانماں ہو گئے۔ ان ایّام میں خدمتِ خلق کے طور پر جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے خُدا کے فضل و کرم سے خوب کام کیا ہے اور مخلوق خُدا کی ہمدردی میں حتی الوسع حصّہ لیا ہے لاہور کے خُدّام نے اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ اس کے بعد ربوہ۔ احمد نگر کے خُدام نے سیلاب سے بچانے کے لئے مضافات میں کام کیا۔ اور سڑک پر سے مسافروں کو گذارنے میں بہت امداد کی ہے لائل پور اور سیالکوٹ کے خدّام نے بھی اچھا کام کیا ہے لاہور کے خدّام کے لئے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اظہار خوشنودی فرمایا ہے۔ خدّام لاہور کے کام کا اعتراف لاہور کے حُکّام اور اخبارات کو بھی ہے اور یہ سب نوجوان شُکریہ کے مستحق ہیں اور ہم دُعا کرتے ہیں کہ خُدا تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہ نوٹ اس غرض سے شائع کیا جا رہا ہے کہ چونکہ سیلاب کی وجہ سے بیماری پھیلنے کا خطرہ ہے اسلئے جن جن علاقوں میں سیلاب نے اپنا اثر چھوڑا ہے۔ خواہ وُہ پنجاب کے علاقے ہوں یا مشرقی پاکستان کے۔ ان سب میں جماعت احمدیہ کے ڈاکٹر صاحبان اور طبیب صاحبان اور کمپونڈر صاحبان غرض تمام وُہ دوست جنکو ڈاکٹری اور طبّ سے واقفیت ہے وُہ ان علاقوں میں تشریف لیجائیں۔ اور ان علاقوں کے رہنے والے لوگوں کو ضروری ہدایات دیں۔ جنسے وُہ بیماری سے محفوظ رہ سکیں۔ حتی الوسع دوائیوں وغیرہ سے امداد کریں۔ اور سیلاب زدگان میں ایک بڑا طبقہ غرباء کا بھی ہے۔ جو ضروریاتِ زندگی کا محتاج ہے اسلیئے جن احباب کو انکی امداد کی توفیق ہے وُہ پورے طور پر انکی امداد فرمادیں۔ اور یہ کام محض حصولِ رضاءِ الٰہی کیلئے کریں۔ اور مخلوق خدا کی ہمدردی مدِّ نظر ہو۔ اپنے علاقہ کے حُکّام کو بھی اپنی نقل و حرکت سے اطلاع دیدیں اور اُن سے بھی ضروری ہدایات لیکر اور تعاون کرتے ہوئے کام کریں۔ یہ ایک بہترین خدمتِ خلق اور حصولِ ثواب کا موقع ہے ہماری جماعت کے دوستوں کو . . . چاہیئے کہ وہ خدمت خلق میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔ اور [illegible] (ناظر تعلیم و تربیت)

ڈسپلن

(مسٹر ایس۔ این عالم صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب)

۱۲ اکتوبر کو مسٹر ایس۔ این عالم صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب نے لاہور روٹری کلب کی ایک دعوت میں نظم و ضبط کے موضوع پر مندرجہ ذیل تقریر کی تھی۔

انگریزی زبان میں شاذ و نادر ہی ایسے لفظ ہوں گے۔ جن کو "ڈسپلن" (نظم و ضبط) کے لفظ کی طرح غلط اور تغیر پذیر معنی پہنائے گئے ہوں گے اس لفظ کے ابتدائی معنی یہ تھے۔ ایک ڈسپلن (ضبط) کا ضابطہ اور طریقہ یا استاد۔ بزرگ یا پیغمبر کا ڈسپلن (ضابطہ)، اس سے یہ مطلب اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ابتداء میں ڈسپلن (ضبط) سے مراد دباؤ یا جبر نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ کسی استاد یا رہبر کی رضاکارانہ پیروی کا نام ہوتا تھا۔ ڈسپلن کا جدید مطلب اس سے بہت مختلف ہے۔ اب لغت کے مطابق اس کے معنی نہ صرف ہدایت اور بعض اصولوں کے مطابق طریق زندگی ہیں۔ بلکہ اس میں سزا و تعزیر کا اضافہ اس بات کا مظہر ہے۔ کہ وقت گذرنے کے ساتھ ڈسپلن اب ایک رضاکارانہ فعل نہیں رہا۔ بلکہ اسے نافذ کرنا پڑتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جبر اور دباؤ سے بہت زیادہ کام لیا گیا۔ اور بدترین قسم کی چیرہ دستیاں اور ظلم و تشدد ڈسپلن کے نام پر کئے گئے۔ غلاموں عورتوں اور مردوں کو ظالمانہ حد تک کوڑے مارے جاتے تھے۔ اور ان کی مزاحمت کو ختم کرنے کے لئے ظلم و ستم کیا جا سکتا تھا۔ تاکہ وہ غلاموں کی تجارت کے ڈسپلن کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ان میں کونسی صورت قابل ترجیح ہے۔ رضاکارانہ ڈسپلن کی صورت یا سزا و تعزیر سے ڈسپلن کی صورت، اول الذکر یقیناً ایک آئیڈیل اور اعلیٰ صورت ہے۔ اور یقیناً بہتر اسی کے گن گائیں گے۔ لیکن انسانی فطرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں اس سوال کو مد نظر رکھنا چاہیئے کہ کیا ڈسپلن کے لئے سزا و تعزیر کو حذف کرنا قابل عمل ہے؟ یا دوسرے الفاظ میں کیا ہم اپنے تعزیری قوانین کے بغیر کام چلا سکتے ہیں؟

حضرت آدم کے بعد انسانی آبادی بڑھنے لگی اور معاشرہ کے مسائل زیادہ پیچیدہ ہونے لگے۔ اور ضوابط کے ایک خاکہ کی تشکیل و ترتیب نہ صرف ناگزیر ہو گئی۔ بلکہ ان کی خلاف ورزی کی صورتوں میں سزاؤں کا بھی اہتمام کیا گیا۔ حضرت موسیٰؑ کو جو احکام ملے وہ مختصر، جامع، واضح اور قطعی نواہی کی صورت میں تھے۔

بعد میں ان احکام کے نفاذ کے لئے ان میں سزاؤں کا تعین بھی کرنا پڑا۔ مثلاً۔

"جو کسی آدمی کو ایسی ضرب مارے گا۔ کہ وہ مر جائے اسے یقیناً موت کی سزا دی جائے گی"

قدیم مصر میں ۲۰۹۹ قبل مسیح میں بھی گنگنی کا ضابطہ اخلاق تھا جس کی بعد میں ۳۵۰۰ قبل مسیح میں پٹاپ ہوٹپ نے اصلاح و ترمیم کی۔

بابل کا فرمانروا حمورابی ۲۰۰۰ قبل مسیح میں ماہر قانون کی حیثیت سے مشہور و معروف تھا۔ اہل روم کے بھی بارہ ٹیبل کے مشہور ہیں۔ ہندو تہذیب نے منو کو پیدا کیا۔ قرآن حکیم میں بھی متعدد ضوابط کا سزاؤں کے ساتھ اہتمام کیا گیا ہے۔ الغرض قانون سازی کے ذریعہ ڈسپلن کو جس میں نواہی اور سزائیں شامل تھیں۔ کسی تہذیب کے [illegible] کی حیثیت حاصل ہو گئی۔

مذہب میں ڈسپلن

تاریخ کے آغاز سے عہد وسطیٰ کے اختتام تک ڈسپلن۔ مذہبی رہبروں اور بزرگوں کے ہاتھ میں رہا۔ کیونکہ وہ نہ صرف قانون ساز تھے۔ بلکہ تعزیری عدالتوں کو بھی وہی تشکیل کرتے تھے۔ ابھی زیادہ زمانہ نہیں گذرا۔ کہ جنوبی یورپ میں مذہبی احتساب کی بدنام زمانہ عدالتوں نے مذہبی قوانین کے نام پر ناقابل بیان مظالم اور سزائیں روا رکھیں۔ یہ صرف بعد کے زمانہ میں جب کاروبار مملکت نے ایک سائنس کی طرح ترقی کی۔ قانون سازی اور اس کے نفاذ کو مذہبی سربراہوں کی تحویل سے واپس لیا گیا۔ اگرچہ بہت سے ممالک میں ابھی تک مجالس قانون ساز میں مذہبی عنصر کی نمائندگی کا سلسلہ چلا آرہا ہے۔ برطانیہ میں کنٹربری کا آرک بشپ دارالامرا کا مستقل رکن ہوتا ہے۔

یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ نہ صرف مذہبی عناصر اور غیر دینی عدالتوں نے بلکہ خدا نے بھی انسان میں خوف کے جذبہ رہنے کے عنصر کو بروئے کار لانا ضروری سمجھا۔ اور سزا و تعزیر کو ڈسپلن کا جزو لاینفک قرار دیا

میں یہاں یہ وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ کہ میرا مطلب ہرگز یہ نہیں۔ کہ سزا و تعزیر ہر حالت میں جائز ہوتی ہے۔ اور صرف یہی ایک طریقہ ہے جس سے ڈسپلن کی دنیا کا نصب العین حاصل ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی میں کم از کم مزاحمت کے اصول کا حامی ہوں۔ اور انگریزی ادبیات کے مزاحیہ کردار مسز گرنڈی کی طرز عمل کو پسند کرتا ہوں۔ کہ اس اعلان سے استدلال کا دروازہ بند کر دیا جائے۔ کہ دونوں صورتوں کے بارے میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے

ڈسپلن کا مطلب

اگر ہم ڈسپلن کی صحیح غرض و غایت پر غور کریں تو میرا مطلب واضح ہو جائے گا۔ میرے نزدیک ڈسپلن سے مراد یہ ہے۔ کہ فرد کو دوسروں کے حقوق غصب کرنے کی خود غرضانہ محرکات کے اثرات سے محفوظ بنانا چاہیئے۔ اس کا مطلب انتشار و افتراق کو روکنا ہے۔ یہ انسانیت کی آزادی احتیاج سے آزادی۔ خوف سے آزادی۔ کے تحفظ و بقاء کے لئے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے افراد کو سزا دینا جائز ہوگا۔ جو اپنے خلاف ڈسپلن اعمال سے ایسی آزادی کو معرض خطر میں ڈالیں۔ اس کے برعکس ایسے لوگوں کے لئے سزا و تعزیر جن کی ایسی آزادی کو کوئی غاصب چھیننے کے درپے ہو ناقابل معافی ہوگی۔

عقل و شعور سے بہرہ ور ہونے کے پیش نظر ہمارے لئے یہ بات لازمی ہے۔ کہ ہم جو کام کریں اس کا واضح تصور ہمارے سامنے ہونا چاہیئے۔ بیشتر مقاصد کے حصول کے لئے ایک مشترکہ کوشش کی کامیابی کے لئے ڈسپلن روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ میں ایک عام فہم مثال پیش کرتا ہوں۔ اگر آپ ایک ایسی گاڑی میں سفر کر رہے ہیں۔ جس کو دو گھوڑے کھینچ رہے ہوں۔ اور آپ اپنی منزل پر کم از کم وقت میں پہنچنا چاہتے ہوں۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ گھوڑے پوری طرح تربیت یافتہ ہوں وہ اکٹھا زور لگاتے ہوں۔ اور وہ گاڑی بان کے ہاتھ سے لگاموں کے اشاروں کی پوری پیروی کرتے ہوں۔ گاڑی بان کا بھی تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے۔ اور آپ میں یہ صفت ہونی لازمی ہے۔ کہ منزل تک پہنچنے تک تھکاوٹ اور تکان کو برداشت کرنے کے خوگر ہوں۔ المختصر گھوڑوں گاڑی بان اور مسافر میں ڈسپلن ناگزیر ہے۔ تاکہ مقصد کے حصول میں مشترکہ کوششیں کامیاب ہوں

ڈسپلن کا اعلیٰ نصب العین

اپنی تقریر کے دوران میں نے ڈسپلن کی دنیا کے ایک اعلیٰ و ارفع نصب العین کا ذکر کیا ہے یہ نصب العین سراب کی حیثیت نہیں رکھتا۔ گو اس کے حصول میں ہمیں ابھی بہت دور جانا ہے ہمیں یہ فاصلہ آسان منزلوں کی صورت میں طے کرنا چاہیئے۔ پہلی منزل ذاتی ڈسپلن کی ہے۔ ہر فرد میں اپنے آپ کو ڈسپلن کا پابند بنانے کا میلان اور عزم ہونا چاہیئے اسے اپنے...... عام معاشرہ کی عام بہبود کے لئے اپنی خود غرضانہ تحریکات کی مخالفت کی صلاحیت پیدا کرنی چاہیئے۔ اس سے اسے اپنے اوپر کمال حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ یہ اس کے لئے جسمانی اذیت اور ذہنی کوفت کے خلاف دفاع کا کام دے گی حتیٰ کہ اس پر یہ صداقت عظیم و اولین صداقت منکشف ہو سکے۔ کہ ہم جو اذیت و کوفت برداشت کرتے ہیں۔ وہ حقیقی سے زیادہ نفسیاتی ہوتی ہے۔ یہ کمال صرف درویشوں۔ رشیوں اور بزرگوں تک محدود نہیں۔

میں آپ کے سامنے ایک واقعہ بیان کرتا ہوں دوسری جنگ عظیم میں برما کے محاذ پر ایک جاپانی چھاتہ بردار سپاہی (پیرا ٹروپر) کو مار گرایا گیا۔ جب وہ زمین پر پہنچا۔ تو وہ گولیوں سے چھلنی تھا۔ اور اس کی کئی ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں۔ لیکن خوش قسمتی سے اس کا کوئی زخم مہلک نہیں تھا۔ اور اسے فوراً میدان جنگ میں آپریشن کے لئے ڈاکٹروں کے پاس پہنچایا گیا۔ آپریشن کے لئے وہاں سُن کر دینے والی دوائی کا سوال پیدا نہیں ہوتا تھا۔ لیکن اس جاپانی سپاہی نے آپریشن کے دوران ایک مرتبہ بھی ٹیس تک کا اظہار نہ کیا۔ اور آخر تک سنگ و خشت کا مجسمہ بنا بیٹھا رہا۔ اس کی یہ فقید المثال استقامت اور برداشت بہت ہی بلند معیار کے ذاتی ڈسپلن کا نتیجہ تھی۔

معاشرہ میں ڈسپلن

جب افراد میں ذاتی ڈسپلن تسلی بخش حد تک کامیاب ہو جائے۔ تو اس کے بعد خاندان معاشرہ اور دیگر قوم میں ڈسپلن کی منزل آتی ہے۔ اور اس کے حقیقی ڈسپلن سے بہرہ ور دنیا کا مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس عزیز و محبوب نصب العین کے حصول کی تمام تدابیر کی اساس افراد میں ڈسپلن ہے۔ اور یہ بڑی حد تک خود فرد کی رضا و منشاء پر منحصر ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ رضاکارانہ اور بلا جبر و اکراہ ہونا چاہیئے۔ جب ہم ایک جماعت تک کے مرحلہ تک پہنچ جائیں۔ تو پھر ایک لیڈر کی ضرورت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک ایسا لیڈر جو بعض اوقات سزا و تعزیر بھی روا رکھنی پڑے۔ ایک باپ کو بھی اپنے بچوں کو ڈسپلن کا پابند بنانے کے لئے سزا دینی پڑ سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ انصاف سے کام نہ لے یا فہم و شعور کا ثبوت نہ دے۔ تو اس کو سزا و تعزیر کے خلاف (نافرمانی یا سرکشی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور اس صورت میں ڈسپلن کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ یہی بات خاندان سے بڑے گروہوں معاشرہ یا قوم کے لیڈروں پر اس سے کہیں زیادہ منطبق ہوتی ہے۔ دنیا میں ڈسپلن کے بلند معیار کے حصول کے لئے نہ صرف یہ ضروری ہے کہ افراد ہی ضبط و نظم کے خوگر ہوں۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ لیڈر بھی منصف مزاج، فہم و شعور سے بہرہ ور اور خود ڈسپلن کے پابند و خوگر ہونے چاہئیں۔ نپولین نے کہا ہے۔ کہ حکم دینے کے لئے اطاعت کی صلاحیت بھی ہونی چاہیئے۔ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جب کبھی سزا و تعزیر سے رجوع کیا جائے تو سزا مانع ہونی چاہیئے منتقمانہ نہیں ہونی چاہیئے۔

ایک لیڈر

اس نصب العین کے حصول کے لئے ایک اور ضروری شرط یہ ہے۔ کہ خواہ خاندان ہو یا جماعت۔ یا ایک قوم۔ صرف ایک لیڈر ہونا چاہیئے دو ملاؤں میں مرغی حرام ہوتی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ کسی قوم کے لئے

اس سے زیادہ بدقسمتی کی بات اور کوئی نہیں ہو سکتی ۔ کہ سب کے سب زیادہ لیڈر ہوں ۔

ڈسپلن تخلیق کا ایک فطری تقاضہ ہے ۔ یہ خدائی حکم ہے ۔ نظام شمسی کے سارے سیارے اپنے محور دں پر ہی گھومتے ہیں تا ان کی حرکت و عمل اس نظام کے تابع اور محدود رہے جو خدا نے کائنات کے لئے وضع کیا ہے ۔ حیوانوں میں بھی ایک سخت ضابطہ عمل کا ثبوت ملتا ہے ۔ اس سلسلہ میں چیونٹیوں کی مثال سامنے رکھئے ان کی محنت کا طریقہ ۔ قطار بندی ۔ اور دو طرفہ نقل و حمل ایک نظم کے تحت ہوتا ہے ۔ یہ بات سب کو معلوم ہے ۔ کہ جب کوئی شہد کی مکھی نظام کی خلاف ورزی کرتی ہے ۔ اور چھتے میں واپس آتی ہے ۔ تو اسے فوراً موت کی سزا دی جاتی ہے ۔ چیونٹیوں اور شہد کی مکھیوں تک میں فطرت ہی نے ڈسپلن ودیعت کیا ہے ۔ جو کائنات کی بقا کے لئے ناگزیر ہے ۔ لیکن ہم جو برتر و افضل ہونے پر فخر و ناز کرتے ہیں ۔ دنیا نظم و ضبط کی خلاف ورزی کرنے پر آمادہ و کوشاں رہتے ہیں ۔ جھگڑے ۔ مناقشات ۔ جارحیت، غصب تنازعات اور ہلاکت آفرین جنگیں روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں ۔ چیونٹیوں کے فطری نظم و ضبط کو دیکھ کر درڈزورتھ کے یہ شعر یاد آ جاتے ہیں ۔

"اگر آسمان سے یہ عقیدہ نازل کیا جائے
اگر یہ فطرت کی مقدس تدبیر ہو ۔ کیا میں افسوس کرنے میں حق بجانب نہیں ۔ کہ انسان سے انسان نے کیا سلوک کیا ہے ؟"

لیکن محض رنج و افسوس بے سود ہوگا ۔ ہم جو اس برعظیم کے باشندے ہیں ۔ اس افسوسناک حالت کا مداوا کرنے میں بہت کچھ کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہم ڈسپلن کو ملحوظ رکھیں ۔ بشرطیکہ ہم زندہ رہنے اور زندہ رہنے دینے کے سبق کو سیکھ سکیں ۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے ۔ کہ ہم سب سے بڑے خطاکار ہیں ۔ ہماری شاندار روایات ہیں ۔ لیکن ہم اپنے درخشاں ماضی کو سپرد خاک کر چکے ہیں ۔ ترک اس بات پر ناز کرتے ہیں ۔ کہ ان کے سپاہی بھاگنے کی جگہ سردی میں اکڑ کر مر جاتے تھے ۔ اور انگریز فخر و ناز سے ایک ایسے لڑکے کی داستان پڑھتے ہیں ۔ جو آتش زدہ جہاز کے عرشے پر مرنے تک کھڑا رہا ۔ پاکستان و ہند میں جدید رجحان عدم ڈسپلن (بے ضبطی و بے نظمی) پر فخر و ناز کرنا رہ گیا ہے ۔ اس سرزمین کے نوجوان جن کے سامنے خالدؓ بن ولید اور محمدؒ بن قاسم کی ڈسپلن کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی لازوال و بے مثال روایات ہیں ۔ وہ اقتدار کی نافرمانی کو سرمایۂ افتخار سمجھتے ہیں ۔

بہر صورت مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ۔ ہونی چاہیئے ۔ اپنی کوتاہیوں کا احساس ہی نصف اصلاح کے برابر ہوتا ہے ۔ زندگی کے تھپیڑے اور مشکلات ۔ وہی مصائب جن پر ہم غم و الم کا اظہار کرتے ہیں ۔ ہمیں ڈسپلن کی اہمیت و ضرورت محسوس کرا دیں گے ۔ جب ہم اس خواب غفلت سے بیدار ہوں گے ۔ اور بے غرض و بے لوث خدمت کی حقیقی مسرت سے بہرہ ور ہوں گے ۔ تو ہم شاندار ماضی کی نشأۃ ثانیہ میں کامیاب ہو جائیں گے ۔ اور اس بات پر فخر کریں گے ۔ کہ اپنی خود غرضانہ تحریکات کو دبا کے ۔ اپنے رویہ کو ضبط و نظم کا پابند بنانے میں ہم نے ایک پرمسرت دنیا معرض وجود میں لائی ہے ۔ ایسی دنیا جو نوع انسانی کے شایان شان ہوگی ۔ (ماخوذ)

مشرقی جرمنی کے انتخابات میں حصہ نہ لینے والوں کو سزائے موت دیجائیگی

برلن ۲۰ اکتوبر ۔ مشرقی جرمنی میں عام انتخابات شروع ہو رہے ہیں ۔ انتخابات میں ملک کی ساری آبادی (ایک کروڑ ۲۰ لاکھ افراد) حصہ لے گی ۔ کیونکہ جو شخص انتخابات میں حصہ نہیں لے گا ۔ اس کی موت یقینی ہے ۔ انتخابات کے دوران میں "لیکشن لو تھس" پر پولیس اور فوج کی کڑی نگرانی ہوگی ۔ معتبر اطلاعات کے مطابق مشرقی جرمنی کے انتخابات میں ہر حلقہ کی رائے دہندگان کو صرف ایک امیدوار کو رائے دینے کا حق حاصل ہوگا ۔ اور وہ امیدوار حکومت کی طرف سے نامزد ہوگا ۔

لہٰذا ہر مشرقی جرمنی کے رائے دہندگان قومی پارلیمان کے لئے ۴۰۰ ارکان منتخب کریں گے ۔ اور اضلاعی پارلیمان کے لئے ۲ ہزار نمائندے چنیں گے لیکن حقیقت میں ہوگا ۔ یہ کہ انہیں صرف امیدواروں کی ایک فہرست پر صاد کرنا پڑے گا ۔ منفی رائے دینا چاہیں جو کھوں کا کام ہے ۔ منفی رائے کے لئے ایک علیحدہ "لوتھ" ہوتا ہے ۔ اور ایسا ووٹ ڈالنے کے بعد انتقامی کارروائی کیلئے بھی تیار رہنا پڑتا ہے جو بالعموم منحرف رائے دہندگان کی موت پر منتج ہوتی ہے ۔ مشرقی برلن کے اشتراکی میئر نے اپنے خاص نشریہ میں رائے نہ دینے کے خطرناک عواقب سے عوام کو خبردار کیا ہے ۔ اور کہا ہے جو شخص انتخابات میں رائے دینے سے احتراز کرتا ہے ۔ وہ جنگ بازوں کی مدد کرتا ہے ۔ اشتراکی قانون برائے تحفظ امن کے تحت یہ جرم مستوجب سزا ہے قید یا بعض اوقات سزائے موت ہے ۔

ملتان ۲۰ اکتوبر ۔ ملتان میں حالیہ سیلاب سے پیدا شدہ صورت حال بتدریج بہتر ہوتی جا رہی ہے ۔ اور ضلع کے جن علاقوں میں پانی اتر گیا ہے وہاں فصل ربیع کی کاشت شروع کر دی گئی ہے ۔

جنگ کے متعلق اسلام کی بےنظیر تعلیم

(بقیہ صفحہ ۵ سے آگے)

صلح کرتے ۔ پھر اسلام نے یہ حکم دیا ہے ۔ کہ جنگ صرف ان سے کی جائے ۔ جو جنگ کریں ۔ دوسروں کو تکلیف نہ دی جائے ۔ چنانچہ فرمایا ۔ (۱) **قاتلوا الذین یقاتلونکم** کہ صرف جنگی لوگوں کو قتل کیا جائے ۔ اور تمام کافروں کو نہیں ۔ بلکہ ان کو جو میدان جنگ میں لڑائی کے لئے آئیں ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں اس کی تشریح فرمائی ہے ۔ آپ فرماتے ہیں ۔

لا تقتلوا شیخاً فانیاً ولا طفلاً صغیراً ولا امرأۃً ۔ کہ کسی بوڑھے مرد اور بچے اور عورت کو قتل نہ کیا جائے ۔ دوسری جگہ فرمایا ۔ **ولا تقتلوا اصحاب الصوامع** ۔ کہ عابدوں اور راہبوں کو بھی قتل نہ کیا جائے ۔

اسلام نے یہ بھی ہدایت کی ہے ۔ کہ بلا اطلاع کسی پر حملہ نہ کیا جائے ۔ اور رات کے وقت چھاپہ نہ مارا جائے ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی قوم پر چڑھائی کرتے ۔ تو رات کو حملہ نہ کرتے ۔ بلکہ صبح کا انتظار کرتے غرض اسلام نے خونخوار دشمنوں تک کیلئے اس قدر سہولتیں بہم پہنچائی تھیں کہ ان سے بھی صداقت اسلام ثابت ہے ۔ کیونکہ ان سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ یہ انسان کے بنائے ہوئے قانون نہیں ۔

برطانیہ اور مصر نے معاہدہ سویز پر دستخط کر دیئے

قاہرہ ۲۰ اکتوبر ۔ سویز میں ۷۲ سالہ برطانوی قبضہ ختم کرانے کیلئے مصری رہنماؤں نے مدت سے جدوجہد شروع کر رکھی تھی ۔ وہ بالآخر کامیاب ہوگئی ۔ اور کل برطانیہ اور مصر کے نمائندوں نے سویز کے مستقبل کے متعلق سمجھوتہ پر دستخط کر دیئے ۔ معاہدہ سویز پر دستخطوں کے بعد مصر کے طول و عرض میں مسرت و شادمانی کے مظاہرے دیکھنے میں آ رہے ہیں ۔ آئندہ تین دن تک ملک میں عام تعطیل ہوگی ۔ اور قاہرہ سے روانہ ہونے والی گاڑیوں میں نصف کرایہ کی رعایت دیجائیگی کل قاہرہ کے گلی کوچوں میں چراغاں کیا گیا ۔

کل صبح مصری کابینہ نے معاہدہ کا مسودہ منظور کر کے اس پر دستخط کرنے کا فیصلہ کیا تھا ۔ مصر کی طرف سے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی وزیر جنگ میجر جنرل عبدالحکیم عمر ونگ کمانڈر عبداللطیف وغیرہ نے معاہدہ پر دستخط کئے ۔ برطانیہ کی جانب سے نائب وزیر خارجہ انتھنی ہیڈنگ ۔ برطانوی سفیر مسٹر رالف سٹیونسن اور میجر جنرل بینسن نے اس معاہدہ پر دستخط کئے مصر اور برطانیہ کے ایک مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس معاہدہ کا مقصد برطانیہ اور مصر کے تعلقات کو تعاون کی نئی اساس پر استوار کرنا ہے ۔ یہ معاہدہ حصول امن کی ایک تعمیری کوشش ہے ۔ دونوں حکومتیں پورے خلوص کے ساتھ معاہدے کو عملی جامہ پہنائیں گی ۔ اور دونوں قوموں کی دوستی اور مفاہمت کے نئے جذبہ کو فروغ دیں گی ۔

برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ۲۷ جولائی کو جو سمجھوتہ ہوا تھا ۔ اسے اب قطعی شکل دیدی گئی ہے مجھے توقع ہے ۔ کہ یہ معاہدہ دونوں ملکوں کے درمیان تعاون اور خیر سگالی کے نئے دور کا پیش خیمہ ثابت ہوگا یہ معاہدہ دونوں ملکوں کے لئے مساوی طور پر مفید ہوگا ۔

وزیر اعظم مصر جمال عبدالناصر نے ایک خاص ملاقات میں کہا ۔ معاہدہ سویز پر دستخط ہو جانے سے اینگلو مصری تاریخ کا ایک تلخ باب ختم ہو گیا ہے ۔ اور دوستانہ تعلقات کا ایک نیا باب شروع ہوا ہے ۔ اور برطانیہ ہمارا دشمن نہیں رہا ۔ بلکہ دوست بن گیا ہے اور ہم اپنی فوجوں تک کو برطانیہ میں تربیت کے لئے بھیجنے پر رضامند ہو گئے ہیں ۔

معاہدہ ۷۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے ۔ اس کے مطابق زیادہ سے زیادہ ۲۰ ماہ کے اندر تمام برطانوی فوجیں سویز سے بتدریج ہٹالی جائیں گی ۔ برطانوی فوجیوں کی تعداد ۸۰ ہزار سے زائد ہے ۔ فوجی انخلاء کے بعد اس اڈے پر مصر کا کنٹرول ہوگا ۔ اور ۸۰۰ برطانوی غیر فوجی ملازمین یہاں رہنے کے لئے برطانیہ سے آئیں گے ۔ مصر سے ۴۰۰ اور برطانوی ملازمین بھی ان میں شامل ہو سکیں گے ۔ ترکی یا کسی عرب ملک پر حملہ کی صورت میں برطانیہ دوبارہ اڈے پر کنٹرول کر سکے گا ۔ اور جنگ کے خاتمہ پر برطانوی فوجیں پھر اڈہ خالی کر دیں گی ۔ یہ معاہدہ سات سال کے لئے ہوگا ۔ معاہدے کا ایک خاص پہلو یہ ہے ۔ کہ دونوں حکومتوں نے سویز کے متعلق ایک دوسرے کے خلاف مالی واجبات کے دعوے واپس لے لئے ہیں ۔

حضرت امیر المومنین کا مبارک ارشاد

"اپنے ہاتھوں سے کچھ زائد کام کریں ۔ اور اس کی آمد اشاعت اسلام میں دیں" اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ہماری اردو کتابیں پیارے خدا کی پیاری باتیں اور پیارے رسول کی پیاری باتیں ۵۰۰ احادیث وغیرہ آمدہ اور انگریزی کتابیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" "رسول کریمؐ کے بے نظیر کارنامے" وغیرہ منگوائیں ہم نصف قیمت میں پہنچا دیں گے ۔ اس طرح آپ نصف قیمت اشاعت اسلام میں دے سکتے ہیں ۔ پاکستانی احباب قیمت جناب حامد صاحب ربوہ کے پاس جمع کرا سکتے ہیں ۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اگر لوگوں کے پاس حسب ضرورت تعمیر کا سامان موجود ہوتا تو ہم یکصد سے بھی زیادہ مکان تعمیر کر سکتے تھے

لاہور کے بارش زدہ علاقوں میں غرباء کے ۵۷ مکانات تعمیر کرانیکے بعد صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کا بیان

(اسٹاف رپورٹر)

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ آج مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے قائد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ربوہ روانہ ہونے سے قبل ایک ملاقات میں اس امر پر زور دیا۔ کہ موسم سرما کے پیش نظر اس وقت بارش زدگان کی سب سے بڑی خدمت یہی ہے کہ انہیں حسب ضرورت اینٹیں، لکڑی اور تعمیر کا دیگر سامان فراہم کرنے میں مدد دی جائے۔ تاکہ وہ سردی کی اصل شدت شروع ہو نیسے قبل اپنا سر چھپانے کے قابل ہو سکیں۔ آپ ربوہ سے آئے ہوئے ایک سو سے زائد خدام اور رضاکار معماروں کی مدد سے لاہور کے بارش زدہ علاقوں میں تین دن کے اندر غرباء کے ۵۷ مکانات تعمیر کرانے کے بعد ربوہ تشریف لیجا رہے تھے۔ آپ نے بارش زدہ علاقوں کی حالت اور لوگوں کی ضروریات کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا اگر لوگوں کے پاس اینٹوں وغیرہ کی کمی نہ ہوتی تو ہمارے خدام موجودہ تعداد سے ڈیڑھ گنا زیادہ مکانات تعمیر کر دکھاتے۔

آپ نے مزید فرمایا ہم صرف ان لوگوں ہی کی خدمت کر سکتے تھے جنکے منہدم مکانات کی اینٹیں اور کڑیاں وغیرہ محفوظ تھیں سو اسمیں ہم نے اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اور ہمارے معمار صاحبان اور خدام نے انتہائی محنت سے کام لیتے ہوئے اس عرصہ میں زیادہ سے زیادہ مکان تعمیر کرنیکی پوری کوشش کی لیکن بہت سے غرباء ایسے بھی ہیں۔ جو کچے مکانوں میں رہائش پذیر تھے اور وہ مکان شدید بارشوں کیوجہ سے اب مٹی کے تودوں میں تبدیل ہو چکے ہیں ایسے مکانوں کو یکدم تعمیر کرنا آسان نہیں ہے پس ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اور صاحب ثروت حضرات کے باہمی تعاون سے سامان تعمیر کی فراہمی میں ان کی مدد کی جائے۔

سامان کیسے فراہم ہو

اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ یہ سامان بآسانی کس طرح فراہم ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا گذشتہ تین روز کے دوران میں میں نے یہاں کئی ایسے علاقے دیکھے ہیں جہاں بڑی بڑی عالیشان کوٹھیاں زیر تعمیر ہیں اور ان کے قریب غریب لوگوں کی جھونپڑیاں گری پڑی ہیں۔ اگر ان رؤساء کو تحریک کی جائے تو وہ اپنی لاکھوں لاکھ اینٹوں میں سے چند ہزار اینٹیں اپنے غریب ہمسائیوں کے چھوٹے چھوٹے مکانات تعمیر کرنے کیلئے بآسانی دے سکتے ہیں

ایک اور رکاوٹ

ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ بعض لوگوں کے پاس تعمیر کا سامان بھی موجود تھا لیکن ہم ان کی خدمت نہیں کر سکے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس ٹرانسپورٹ کا خاطرخواہ انتظام نہیں تھا۔ اسمیں شک نہیں کہ پولیس کی فراہم کردہ ٹرانسپورٹ کے ذریعہ ہی صبح ہماری تعمیر پارٹیاں سولہ مختلف بستیوں میں روانہ کی جاتی تھیں۔ اور اکثر پولیس ہی کی ٹرانسپورٹ شام کو انہیں ریلیف آفس میں واپس لاتی تھی۔ لیکن دن بھر کے درمیانی عرصہ میں ہمارے پاس ٹرانسپورٹ کا انتظام نہیں ہوتا تھا۔ بعض اوقات ایسا ہوا کہ ایک علاقے کی تعمیر پارٹی دوپہر تک کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو گئی لیکن ٹرانسپورٹ کا انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے اسی روز اسے دوسرے علاقے میں منتقل نہ کیا جا سکا اور اس طرح اس کا نصف دن ضائع ہو گیا۔ یہ جب ہی ہو سکتا تھا۔ کہ ہمارے مرکزی ریلیف آفس میں ایک دو گاڑیاں مستقل طور پر موجود رہتیں اور مختلف تھانے ریلیف آفس کو کسی علاقے میں کام کے ختم ہو جانے یا کسی دوسرے علاقے میں سامان تعمیر مہیا ہو جانے پر تعمیر پارٹی بھجوانے کی بذریعہ ٹیلیفون فوری طور پر اطلاع دیتے رہتے۔ اگر ٹرانسپورٹ کی مستقل سہولت کے ساتھ ساتھ تھانوں اور ہمارے ریلیف آفس کے درمیان رابطہ قائم ہو جاتا تو اس صورت میں بھی کچھ نہ کچھ مزید مکانات تعمیر ہو سکتے تھے۔

پولیس کی خدمات کا اعتراف

اس سوال کے جواب میں کہ ایسا انتظام کیوں ممکن نہ ہو سکا۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا در اصل ان دنوں پولیس حکام اپنے طور پر بہت زیادہ مصروف ہیں اور سیلاب زدگان کو دیگر سہولتیں بہم پہنچانے کے انتظامات کر رہے ہیں اسلئے ہم ان سے ایسے وسیع انتظامات کی توقع نہیں کر سکتے تھے پھر بھی انہوں نے مجالس خدام الاحمدیہ ربوہ اور لاہور کے ساتھ جس قدر گہرا تعاون روا رکھا وہ ہر لحاظ سے قابل قدر ہے۔ چوہدری عبدالحمید صاحب باجوہ ڈی۔ایس۔پی لاہور نے ہی نہیں بلکہ تمام متعلقہ تھانوں کے انچارج صاحبان نے تعمیر مکانات کے سلسلے میں گہری دلچسپی لی اور ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کی۔ تھانہ جات مزنگ۔ ملتان روڈ اچھرہ اور لوہاری گیٹ کے انچارج صاحبان کی جدوجہد کا پہلے بھی اخبار میں ذکر آ چکا ہے۔ ان کے علاوہ انچارج تھانہ نولکھا چوہدری حفیظ احمد صاحب اور عبدالرحمٰن صاحب افسر مہتمم تھانہ مصلحپورہ کی خاص تشکیر کے مستحق ہیں۔ اول الذکر صاحب نے تو سامان تعمیر مہیا ہو نیکے بعد نہ صرف فوری طور پر اطلاع بھجوائی کہ انکے علاقے میں کوئی فارغ تعمیر پارٹی روانہ کی جائے بلکہ ٹرک بھی ساتھ ہی بھجوایا تاکہ آنے اور جانے میں خواہ مخواہ وقت ضائع نہ ہو۔ اور موخر الذکر انچارج صاحب تھانہ کے چند سپاہی کمہار پورہ میں سادہ کپڑے پہن کر خدام کیساتھ مزدوروں کی طرح کام کرتے رہے

جھونپڑے نہیں پختہ مکانات

جب آپ کی توجہ بعض اخبارات میں شائع شدہ خبروں کی طرف مبذول کرائی گئی تو آپ نے اس امر کی تردید کی کہ خدام نے جھونپڑیاں تعمیر کی ہیں آپ نے فرمایا در اصل اس غلط فہمی کیوجہ ہمارے خدام اور معمار صاحبان کی برق رفتاری ہے انہوں نے جان لڑا کر تین دن میں ۵۷ مکان تعمیر کر دئے۔ اسمیں سے بعض لوگوں نے اندازہ لگا لیا کہ جھونپڑے تعمیر کئے گئے ہونگے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے خدام نے پختہ مکان تعمیر کئے ہیں اور ان میں سے بعض مکانات تو ایک سے زیادہ کمروں پر مشتمل ہیں اور بڑے مکانوں کی طرح انکی دیواریں بہت مضبوط بنائی گئی ہیں ٭ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ پانچ چھ مثالیں ایسی بھی ہیں کہ ہمارے خدام نے پولیس کی وساطت کے علاوہ بعض براہ راست درخواستوں پر بھی لوگوں کے مکان بنا کر دئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا شکریہ

آخر میں آپ نے فرمایا میں ربوہ سے آئے ہوئے جملہ خدام اور معمار صاحبان کیطرف سے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اول تو انہوں نے خدمت خلق کے کام میں پہل کر کے ہمارے لئے بھی اس امر کا موقع پیدا کیا کہ ہم یہاں آ کر سیلاب زدگان کی امداد کر سکیں۔ دوسرے انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر نہایت خوش اسلوبی سے مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دئے قیام و طعام کے علاوہ انہوں نے ٹرانسپورٹ کی عام سہولتیں بھی بہم پہنچائیں۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے مزید فرمایا سچ یہ ہے کہ لاہور کے خدام نے بیک وقت دوہری ذمہ داری ادا کی۔ کیونکہ مہمان نوازی کیساتھ ساتھ وہ تعمیر مکانات کے کام میں بھی ہمارے خدام کے دوش بدوش حصہ لیتے رہے ٭ بالآخر آپ نے محترم حضرت حافظ ٭

— (بقیہ لیڈر ص ۳) —

تبدیل کر لیتی ہے۔ بلکہ وہ اپنے اختیار کردہ ہنگامی موقف کے لحاظ سے مختلف جماعتوں سے اپنا جوڑ توڑ بھی آسانی سے تبدیل کر سکتی ہے۔ مثلاً جب وہ امریکی امداد کے حق میں تھی۔ تو کمیونسٹوں سے ناراض تھی۔ مگر جب اس کے برخلاف ہوئی تو ان کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کرنے کے لئے تیار

فسادات پنجاب میں جب احراریوں نے عوام کو آتش زیر پا کر رکھا تھا۔ تو جماعت نے فوراً آٹھ مطالبات میں نواں مطالبہ بھی شامل کر دیا اور تحریک کی روح رواں بن گئی۔ مگر جب حالات نے اور صورت اختیار کر لی۔ تو ایسا پلٹ کھایا کہ احرار تو احرار بیچارے علمائے کرام بھی منہ دیکھتے رہ گئے ٭

جب مشرقی پاکستان میں انتخابات شروع ہوئے تو جماعت یکدم مسلم لیگ کے حق میں ہو گئی۔ ان دنوں تسنیم تو بند تھا۔ مگر جماعت اسلامی کے کراچی کے ترجمان "مقاصد" کے ان دنوں کے مقالات پڑھنے کے قابل ہیں۔ یہاں تک کہ جب مسلم لیگ کو وہاں شکست ہوئی۔ تو جماعت نے اس بلبلہ کو بھی توڑ دیا۔

جماعت اسلامی نے اپنی زندگی میں جن جن لوگوں سے اتحاد کیا ہے۔ ان کا جو جو انجام ہوا ہے۔ اگر اس کو دیکھا جائے۔ اور آج جماعت پر جو مسٹر فضل الرحمٰن اور نور الامین سے سازباز کا الزام لگ رہا ہے۔ اگر اس کو درست مان لیا جائے تو پھر بھی کسی کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس اتحاد کا بھی وہی نتیجہ نکلے گا۔ جو نتیجہ کمیونسٹوں احرار اور علمائے کرام کے ساتھ اتحاد کا برآمد ہوتا رہا ہے اس لئے مایوس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر ساتھی بدل جاتے ہیں۔ تو کیا ہوا۔ جماعت تو وہی ہے جس کی سیاست مرغ بادنما کی طرح ہمیشہ ہوا کے رخ کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ اگر جماعت نے واقعی مسٹر فضل الرحمٰن وغیرہ سے سازباز کر لی ہے۔ تو کسی کو رشک کھانے کی کوئی وجہ نہیں۔ جیسا کہ غالب مرحوم نے بھی فرمایا ہے ؎

رشک کہتا ہے کہ اس کا غیر سے اخلاص حیف
عقل کہتی ہے کہ وہ بے مہر کس کا آشنا؟

ہمیں افسوس صرف ایک بات کا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جماعت اسلامی یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کر رہی ہے۔ کاش وہ اپنی سیاسیات کے دام کے لئے اسلام کو بطور دانہ کے استعمال کرنا چھوڑ دے۔ اسلام اور مسلمانوں پر اس کا یہی بڑا احسان ہوگا۔ ویسے آج کی سیاست میں یہ کھیل تو کھیلنے ہی پڑتے ہیں۔ اس میں جماعت اگر سبقت لے جانے کی کوشش کرتی ہے۔ تو یہ فطری امر ہے۔